حضرت

عبداللہ شاہ غازیؒ

تحفۃ الزائرین

مختصر سوانح حیات

3492

محکمہ اوقاف حکومت سندھ کراچی

نذرانہ عقیدت

3492

بحضور اقدس مقدس

رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبد اللہ شاہ غازی

Ph- 5863677

جس کا اسمِ گرامی لوگو عبد اللہ شاہ غازی ہے
آلِ نبی کی نسبت سے وہ حسنی اور حسینی ہے

* * *

یہ ہے اس کے فیضِ اثر کی زندہ کرامت کا مظہر
روشنیوں کا شہر کراچی روشن ساری دھرتی ہے

حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازی

کلفٹن کراچی کے سالانہ

3492

عُرس مُبارک

۲۰، ۲۱، ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ
کے موقع پر اعزازی تقسیم کے لیئے

شائع کردہ
محکمہ اوقاف حکومت سندھ حیدر آباد

یا اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا محمد

86688

[illegible]

جھل مل ستاروں کے بیچ کھڑا
وہ سمندر کے کناروں پر دور کھڑا

وہ محو گردش کا واحد نقطہ
وہ آب و خاکی کا واحد جگتا

وہ غازی عبد اللہ وہ شاہوں کا امیر
وہ دُلدل کا سوار وہ مولا کا فقیر

مسند پر پہنچا تو فقیری کے سہارے
دلگیر بنا تو ظاہرہ کی ایما کے سہارے

بے شک وہ بجند آب و خاکی کے درمیان
بے شک وہ رہبر اندھیروں کے درمیاں

وہ عبد اللہ وہ غازی وہ چوکی درمیاں آسماں
وہ نقطہ انجماد وہ حدتوں کا ذریعہ وہ قبولیت کی پناہ

متلاشی:
محمد اکبر بزنجو

3492

پیش لفظ

حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کا مزار مبارک سمندر کے کنارے کلفٹن کراچی میں واقع ہے۔ جو ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور یہ مزار محکمہ اوقاف، حکومت سندھ کے زیر انتظام ہے۔

محکمہ اوقاف سندھ نے اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے شعبہ تحقیق و اشاعت قائم کیا ہے تاکہ تبلیغ اشاعت دین اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے کام کیا جائے۔ محکمہ اوقاف نے اس شعبے کے تحت مختلف بزرگان دین اور صوفیائے کرام کی تعلیمات کی روشنی میں کتاب اور کتابچے شائع کئے ہیں۔

سندھ میں خاص طور پر بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے اور ظلمت کدوں کو نور اسلام سے منور کیا ہے اور ہمیشہ محبت و اخوت کا درس دیا ہے۔ اسی لئے سندھ کو باب السلام اور امن و آشتی کا گہوارہ سمجھا جاتا ہے۔ ایسی دین دار اور پرہیز گار ہستیوں کی تعلیمات کو عوام تک پہنچانا اور زندہ رکھنا بہت ضروری ہے اور زیر نظر کتابچہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

محکمہ اوقاف سندھ نے حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر یہ کتابچہ شائع کیا ہے۔ جس سے عوام کو آپ کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔

مینجر اوقاف

درگاہ عبداللہ شاہ غازیؒ، کلفٹن کراچی

حالات

حضرت سیدنا عبد اللہ شاہ غازی علیہ الرحمۃ

اسم گرامی

آپ کا اسم گرامی سید عبد اللہ ہے۔ کنیت ابو محمد اور لقب الاشتر ہے آپ سید محمد نفس ذکیہ کے صاحبزادے اور سید عبد اللہ المحض کے پوتے ہیں۔ پانچویں پشت میں باب مدینہ العلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے ہیں۔ پورا سلسلہ اس طرح ہے۔ سید ابو محمد عبد اللہ الاشتر بن سید محمد ذالنفس الذکیہ بن عبد اللہ المحض بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ اس لحاظ سے اپ (حضرت عبد اللہ شاہ غازیؒ) دونوں اماموں کی نجابت کے وارث ہیں اور حسنی اور حسینی کہلائے۔

کنیت اور لقب کی وجہ ......

ابو محمد کنیت اس لئے آپ کی مشہور ہوئی کہ آپ کے ایک صاحبزادے کا نام محمد تھا اور الاشتر لقب اس لئے مشہور ہوا کہ الاشتر بروزن اکبر ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کے پپوٹے اس کی آنکھوں پر جھکے ہوئے ہوں۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت ۹۸ھ یعنی پہلی صدی ہجری کے آخر میں مدینہ المنورۃ میں ہوئی۔

یہ وہ دور تھا جب بنو امیہ کی حکومت آخری ہچکیاں لے رہی تھی اور پورا ملک انتشار کا شکار تھا۔

تعلیم و تربیت

آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے والد محترم سید محمد نفس ذکیہ کے زیر سایہ ہوئی۔ علم حدیث میں ملکہ نامہ رکھتے تھے۔ بعض مصنفین نے آپ کو محدثین میں شمار کیا ہے۔

سرزمین سندھ میں آمد

دوسری صدی ہجری کے آغاز میں بنوامیہ کی حکومت ختم ہوچکی تھی۔ ۱۳۸ھ میں حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازیؒ کے والد محترم نے عباسیوں کے خلاف خروج کیا اور اپنی دعوت خلافت کی تحریک آپ نے مدینہ المنورۃ سے شروع کی اور اپنے بھائی حضرت ابراہیم بن عبداللہ کو اسی غرض کے لئے بصرہ کی جانب روانہ کیا۔ یہ وہ دور تھا جس میں سادات و اہل بیت کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔ خلیفہ منصور عباسی نے سادات کی بیخ کنی شروع کردی۔ سادات کے قتل عام میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ حضرت بن ابراہیم علیہ الرحمۃ جو بے مثال حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے دیباج کے لقب سے مشہور تھے۔ انہیں زندہ دیوار میں گاڑھ دیا گیا۔ بغداد میں آج بھی وہ دیوار مشہور ہے۔ غرضیکہ عباسی دور میں سادات کے کئی بچے یتیم ہوئے اور کئی سیدانیاں بیوہ بنیں۔ اسی زمانہ میں حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہ کو ان کے والد ماجد نے مدینہ سے بصرہ اپنے بھائی ابراہیم بن عبداللہ کے پاس بھیجا جہاں سے حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہ عراق سے ہوتے ہوئے اپنے وطن عزیز کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر سرزمین سندھ کی جانب رخ کیا۔ تاریخ الکامل لابن الشتر اور ابن خلدون، طبری وغیرہ میں بیان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہٗ کو ان کے والد نے دعوت خلافت کے سلسلے میں بحیثیت نقیب سندھ کی جانب روانہ کیا۔ لیکن میاں شاہ مانا قادری صاحب نے تحریر کیا کہ آپ کو خلافت سے زیادہ اسلام کی تبلیغ عزیز تھی۔ جس کی خاطر آپ نے ہجرت کرکے بارہ سال تک سرزمین سندھ میں اسلام پھیلانے کے لئے تمام

تر کوششیں جاری رکھیں اور صد ہا سندھیوں کو زیور اسلام سے پیراستہ کیا۔

سندھ میں سب سے قدیم شخصیت

برصغیر میں خطہ سندھ ہی پہلی سرزمین ہے جہاں سب سے پہلے آفتاب اسلام کی شعائیں پھوٹیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل تحفۃ الزائرین حصہ اول میں تحریر کی جا چکی ہے۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اہل اللہ کی پاکیزہ اسلامی تعلیمات اور حسن اخلاق سے پھیلا۔ اس سلسلہ میں جن بزرگوں نے اشاعت اسلام کی غرض سے اپنے ہم وطنوں کو خیر باد کہا اور صحابہ کرامؓ کے بعد سرزمین سندھ میں آکر اسلام کی تبلیغ کی۔ ان میں اگرچہ حضرت ربیع بن صبیح سعدی بصری المعروف بہ شیخ حاجی ترابی رحمۃ اللہ علیہ کو قدیم مانا جاتا ہے اور ان کے مزار کو پہلا مزار کہا جاتا ہے جو ٹھٹھہ سے دس میل دور تحصیل میرپور ساکرو میں مرجع عقیدت ہے اور اس مزار پر سن وفات ۱۷۱ھ تحریر ہے لیکن تاریخ کے حقائق اور شواہد کے آئینہ میں ان سے پہلے ایک دوسرے بزرگ کی آمد کا پتہ چلتا ہے۔ یہ برگزیدہ بزرگ حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کا مزار کلفٹن کراچی میں ایک پہاڑی پر واقع ہے اور آپ کی تاریخ شہادت ۱۵۱ھ میں واقع ہوئی۔ اس لحاظ سے تقریباً بیس برس آپ شیخ حاجی ترابی سے پہلے ہیں۔ بعض مصنفین نے شیخ حاجی ترابی قدس سرہ کی شہادت ۱۶۱ھ تحریر کی ہے پھر بھی دونوں بزرگوں کے درمیان دس برس کا فاصلہ معلوم ہوتا ہے۔ علامہ ابن اثیر نے تاریخ الکامل جلد پنجم صفحہ ۳۰ پر تحریر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ شاہ کی سندھ میں آمد خلیفہ منصور عباسی کے دور میں ہوئی اور تحفۃ الکریم کے مصنف شیخ ابوتراب المعروف بہ شیخ ترابی کی سندھ میں موجودگی خلیفہ ہارون رشید کے دور حکومت میں تحریر کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے بھی حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ دوسرے اکابرین کی نسبت قدیم ہیں۔

تجارت

مستند روایات سے پتہ چلتا ہے کہ مبلغین اسلام جو عرب سے یہاں تشریف لاکر

اسلام کی تبلیغ واشاعت کرتے رہے اس طرح انہوں نے دو فرائض جن میں ایک حلال کمائی اور دوئم تبلیغ اسلام دونوں کو بخوبی سرانجام دیا۔ ان برگزیدہ شخصیتوں میں حضرت سیدنا عبد اللہ شاہ غازی سرفہرست ہیں جنہوں نے تجارت کا پیشہ اپنے لئے پسند فرمایا۔ سوانح حیات حضرت لال شہباز قلندرؒ کے مصنف حضرت عبداللہ شاہ غازی کے حالات میں اپنی کتاب صفحہ ۱۱۹ پر تحریر کرتے ہیں ’’چونکہ اس زمانہ میں عباسیوں اور علویوں کے درمیان خلافت کے سلسلے میں شدید کشمکش ہو رہی تھی اور سادات کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا تھا۔ اس وقت حضرت عبداللہ شاہ قدس سرہ نے خیال کیا کہ اگر میں صرف تبلیغ کی غرض سے سندھ کی جانب روانہ ہوا تو عین ممکن ہے کہ سندھ میں عباسیوں کے مقرر کردہ اراکین حکومت میرے خلاف قدم اٹھائیں۔ اس لئے آپ نے بحیثیت تاجر سندھ میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا اور آپ نے بیس کے قریب مریدین ورفقاء کے ساتھ پہلے کوفہ گئے وہاں سے بہت سے گھوڑے تجارت کی غرض سے خریدے اور مسافت طے کرتے ہوئے سندھ کی سرزمین پہنچے۔ اس لئے آپ کو گھوڑوں کا تاجر سمجھا گیا۔ کسی نے کوئی خاص مداخلت ومزاحمت نہیں کی اور آپؒ باآسانی سرزمین سندھ میں داخل ہوگئے۔

گورنر سندھ عمر بن حفص کی بیعت

جونہی آپ نے سندھ میں قدم رکھا' یہاں کے باشندوں نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور عوام الناس میں آپ کی بے حد مقبولیت ہوئی چونکہ سادات اور اہل بیت میں آپ ہی واحد ہستی تھے جن کی آمد سب سے پہلے ہوئی اور یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ہر دور میں کچھ حاسد اور چڑھتے سورج کی پجاری ہوتے ہیں۔ اس قسم کے کچھ لوگ حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں بھی تھے۔ جو آپ سے حسد کرنے لگے اور گورنر سندھ حضرت عمر بن حفص جو کہ عباسی خلیفہ منصور کی طرف سے گورنر مقرر کئے گئے تھے۔ ان کے پاس چند لوگوں نے جا کر کہا کہ سادات علویہ میں سے حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ یہاں سندھ میں آئے ہیں۔ گھوڑوں کی تجارت تو ایک بہانہ ہے اصل بات یہ ہے کہ اسے ان کے والد

سید محمد نفس ذکیہ نے سندھ میں اپنی دعوت خلافت کے لئے مامور کیا ہے اور اس کے لئے زمین ہموار کر رہے ہیں۔ حضرت عمر بن حفص پر اس کا الٹا اثر ہوا۔ ان کو سادات علویہ سے بہت انس تھا اور سادات کا بے حد احترام کرتا تھا۔ اس لئے لوگوں کی بات سنی ان سنی کر دی بلکہ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ سے ملاقات کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور در پردہ آپ کی حمایت کرتے رہے۔ اس اثناء میں آپ کو قصر خلافت بغداد سے مطلع کیا گیا کہ (حضرت محمد نفس زکیہ نے مدینہ میں خلافت عباسی کے خلاف خروج کیا ہے اور بصرہ میں ان کے بھائی (حضرت) ابراہیم بن عبداللہ نے خلافت عباسی کے خلاف علم بلند کیا ہے دونوں سے عباسی فوج نے مقابلہ کیا (حضرت) محمد نفس ذکیہ کو ۱۵ رمضان ۱۴۵ھ کو مدینہ میں شہید کر دیا گیا اور ان کے بھائی ابراہیم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو بصرہ میں ۲۵ ذی القعدہ ۱۴۵ھ بمطابق ۱۴ فروری ۷۶۳ء کو عباسی فوج نے شکست دے کر موت کی نیند سلا دیا ہے۔ لہٰذا ابو محمد حضرت عبداللہ شاہ غازی (قدس سرہ) کو جلد از جلد گرفتار کر کے دربار خلافت میں حاضر کیا جائے۔ حضرت عمر بن حفص نے خلیفہ منصور عباسی کو ہر طرح اطمینان دلایا اور کہا کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہ' میری حدود مملکت میں نہیں ہیں اس لئے ان کی گرفتاری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خلیفہ کو اطمینان نہیں ہوا۔ حضرت عمر بن حفص بہت دن اس معاملے کو ٹالتے رہے اور اس کوشش میں رہے کہ خلیفہ کے ذہن سے حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہ' کی گرفتاری کا خیال نکل جائے مگر کامیابی نہیں ہوئی۔

اس کی اطلاع جب حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہ کو ہوئی تو آپ کو بڑا دکھ ہوا۔ دعوت اسلام کی جو تحریک آپ نے سندھ میں شروع کر رکھی تھی اور صدہا آدمی آپ کے دست پر بیعت کر کے زیور اسلام سے پیراستہ ہو چکے تھے۔ یہ تحریک اچانک رک گئی اور گورنر حضرت عمر بن حفص نے بھی اس بات کو پسند نہیں کیا کہ آپ کو کوئی گزند پہنچے۔ اس لئے آپ کو [illegible] نے سندھ کی ایک ساحلی ریاست میں بھیج دیا اور وہاں کے راجہ کو جو اسلامی

حکومت کا اطاعت گزار تھا اور اہل بیت و سادات سے محبت کرتا تھا اسے ہدایت کر دی کہ حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہ کی ہر طرح سے حفاظت کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ تبلیغ کی جو تحریک آپ چلا رہے ہیں اس میں بھی آپ کی اعانت کی جائے۔ جب آنجناب سندھ کے ساحلی علاقے میں تشریف لے گئے تو راجہ نے ذاکریہ واظہریدہ آپ کی بے حد تعظیم کی۔ خوش اخلاقی اور بھلائی کا مظاہرہ کیا اور تبلیغ کے سلسلے میں ہر طرح کی حمایت کی۔ اور کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دی۔ تاریخ الکامل لابن اثیر عربی کے مصنف جلد ۶ صفحہ ۲۰ پر آپ کی تبلیغ کے اثر سے مسلمان ہونے والوں کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

> حتی اجتمع معه اربمانته انسان من اهل البصائر.
>
> اہل بصیرت و دانش انسانوں میں سے تقریباً چار سو انسان آپ کے ساتھ ہو گئے۔
>
> فکان یر کب فیهم و متمید فی بیئة الملوک والا تهم.
>
> ترجمہ: اور آپ کی عظمت اور رفعت بیان کرتے ہوئے علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں آپ کے ساتھ اگر شکار کے لئے سوار ہو کر کہیں تشریف لے جاتے تو شاہانہ انداز سے آلات وغیرہ سے مسلح ہوتے۔

بہر کیف آنجناب تقریباً چار سال تک راجہ کے مہمان رہے اور اس عرصہ میں مسلسل اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ آپ کی تبلیغی کاوش سے ریاست میں بھی کافی لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور مریدین کی ایک بڑی تعداد آپ کے ساتھ ہو گئی۔ خلیفہ منصور کی پریشانی برابر بڑھتی رہی اور وہ سندھ میں خلافت عباسیہ کے لئے آنجناب کو بہت بڑا خطرہ محسوس کرتا تھا۔

عمر بن حفص کی معزولی

آخر خلیفہ منصور نے ۱۵۱ھ میں عمر بن حفص کی سندھ کی گورنر سے معزول کر کے افریقہ بھیج دیا اور اس کی جگہ ہشام بن عمر تغلبی کو سندھ کا گورنر مقرر کر دیا۔ تاریخ الکامل جلد پنجم صفحہ ۳۰ میں علامہ ابن اثیر نے حضرت عمر بن حفص کی معزولی کا ہجری ۱۵۱ تحریر کرنے کے بعد اس طرح رقم طراز ہیں۔

> وفیها عزل المنصور عمر بن حفص بن عثمان بن قبصیه بن ابی صفر المعروف بهزاد حدد عن السند واستعمل علیها هشام بن عمرو التغلبی واستعمل عمر بن حفص علی افریقه وکان سبب نزوله عن السندا تہ کان علیها ماظهر محمد وابراهیم ابن عبد الله بن الحسن فوجدمحمد ابنه عبد الله المعروف بالاشترابی البصرة فاشتری منها خیلا عتقا لیکون مسبب و صرلهم الی عمر بن حفص کانه، کان فیمن بایع من فواد المنصور.

شہادت

حضرت عمر بن حفص کے معزول ہونے کے بعد خلیفہ منصور عباسی نے ہشام بن عمر کو لکھا کہ سندھ کی جس ریاست میں حضرت عبداللہ شاہ غازی قدس سرہ، سکونت پذیر ہیں اس کے راجہ کو لکھا جائے۔

> وامره ان یکاتب ذالک الملک بتسلیم عبد الله خان سلمه والاحاربته.

کہ حضرت عبداللہ غازی کو ہمارے حوالے کردے ورنہ اس پر حملہ کیا جائے۔

> ما صاد هشام بالسند کره اخذ عبد الله الاشتر.

احمد شرقپوری
ذخیرہ
لاہور پاکستان

86688 — 188

(تاریخ الکامل صفحہ ۵)

(ترجمہ) جب ہشام بحیثیت گورنر منتقل ہوکر سندھ میں آئے تو انہوں نے بھی حضرت عبداللہ شاہ کو گرفتار کرنا مناسب نہ سمجھا۔

ابھی ہشام تعمیل حکم کے سلسلے میں کوئی قدم اُٹھانے نہیں پائے تھے کہ سندھ کے ایک علاقے میں حکومت کے خلاف بغاوت شروع ہوگئی۔ جس کو کچلنے کے لئے ہشام نے آپ نے بھائی سیفح بن عمر کو بھیجا وہ جب دریائے مہران کے کنارے کے قریب پہنچا تو سامنے سے غبار اڑتا ہوا نظر آیا۔ یہ حضرت عبداللہ شاہ غازی تھے۔ جو سیر وشکار کی غرض سے تشریف لے جارہے تھے۔ سیفح نے اپنا حریف سمجھ کر لڑائی شروع کردی۔ فوج کے لوگوں نے کہا کہ ھذا عبد اللہ بن محمد العلوی ینزہ علی شاطتی مہران (ترجمہ) یہ حضرت عبداللہ بن محمد علوی ہیں۔ دریائے مہران کے کنارے پر سیر وتفریح وشکار کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ سیفح نے ان کی سنی ان سنی کردی۔ لوگوں نے پھر سمجھایا کہ ھذا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ترکہ اخوک (تاریخ الکامل عربی جلد ۵ صفحہ ۳۱) (ترجمہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے بھائی (ہشام) نے بھی انہیں چھوڑ دیا ہے۔ اس کا نام نہیں لیا لیکن سیفح نے لڑائی کا آغاز کردیا۔ حضرت عبداللہ شاہ علیہ الرحمۃ کا نہ تو جنگ کا کوئی ارادہ تھا اور نہ ہی مسلمانوں کو آپس میں خونریزی کو پسند کرتے تھے لیکن سیفح نے اپنی فوجوں کے ساتھ ہلہ بول دیا تو آپ بمعہ مریدین کے میدان میں کود پڑے۔ ایک خونریز معرکہ برپا ہوا آپ بمعہ اپنے مریدوں کی اس طرح ٹوٹ پڑے کہ دشمن کے قدم اکھڑنے لگے اتنے میں کسی کی ظلم کی تلوار آپ کے مبارک سر پر پڑی۔

و سقط عبد اللہ بین القتلی۔ آپ زخموں سے نڈھال ہوکر میدان کارزار میں گر پڑے لیکن لڑائی کا نقشہ کچھ اس قسم کا ہوا کہ دشمن کی فوج حواس باختہ ہوکر بھاگ کھڑی ہوئی۔ اس وقت آپ (حضرت عبداللہ شاہ غازی) کے باقی مریدین جو بچ گئے تھے انہوں نے آپ کے جسم مبارک کو چھو کر دیکھا تو روح قفس عنصری سے پرواز کرچکی تھی۔ پھر

آپ کی میت کو اپنے قبضے میں لے لیا اس لئے کہ دشمن کی منتشر فوج پلٹ کر نہ آ جائے۔ آپ کی نعش لے کر قریب کی جھاڑیوں میں روپوش ہو گئے۔ پھر جب اطمینان ہوا تو آپ کی لاش لئے جنگلوں اور وادیوں میں سے ہوتے ہوئے ساحل پر ایک مختصر گاؤں میں پہنچے۔ وہاں ایک قریب پہاڑ تھا جس کے اوپر لے جا کر آپ کے جسد خاکی کو سپرد خاک کر دیا۔ یہ واقعہ ۱۵۱ھ میں رونما ہوا۔ وہ پہاڑ آج ایسے شہر میں واقع ہے جو بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے بلکہ یہ عاجز تو از راہ عقیدت یہ لکھنے میں عار محسوس نہیں کرتا کہ اگر کراچی کو شہرت حاصل ہوئی یا کراچی شہر میں کلفٹن کے علاقہ کی شہرت واہمیت میں اضافہ ہوا تو یہ بھی حضرت سیدنا ابو محمد عبداللہ المعروف بالاشتر غازی کی ذات گرامی کا تصدیق ہے۔

اولاد

تاریخ کی کتابوں میں ایک صاحبزادے کا ذکر آتا ہے۔ جن کا اسم گرامی حضرت سید ابوالحسن بن عبداللہ ہے۔ یہ ریاست میں اپنے والد کے ساتھ رہتے تھے۔ جب آپ کے والد شہید ہو گئے تو عباسی فوج نے فوراً آپ کے اہل وعیال کی تلاش شروع کر دی۔ جب یہ یقین ہو گیا کہ آپ کی اہلیہ محترمہ ایک فرزند ارجمند کے ساتھ ریاست میں راجہ کی زیر نگرانی مقیم ہیں تو فوج نے راجہ سے انہیں جبراً حاصل کر لیا اور ہشام کے پاس پہنچا دیا۔ ہشام نے خصوصی فوجی دستہ کی نگرانی میں خلیفہ منصور کے پاس بغداد بھجوا دیا۔ خلیفہ منصور نے انہیں چند روز بغداد میں اپنے یہاں ٹھہرانے کے بعد باحترام فوجی حفاظت میں مدینہ طیبہ روانہ کر دیا۔ حضرت سید ابوالحسن محمد علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے دراز عمر عطا فرمائی اور آپ کی ذات سے اسلام کو بے حد تقویت حاصل ہوئی۔

چشمہ کرامت

حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازی رحمت اللہ علیہ کی نمایاں کرامت میٹھے پانی کا وہ چشمہ ہے جو آپ کے مزار کے نیچے پہاڑی کی تلی میں ابل رہا ہے اور جس سے ہزاروں اللہ کے بندے سیراب ہوتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اس چشمہ کے متعلق یہ روایت ہے کہ اکثر لوگوں کی زبانی سننے میں آئی ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازیؒ کو جب ان کے کچھ مرید پہاڑ پر دفن کر چکے تو ان کے دل نہیں چاہتے تھے کہ وہ اپنے مرشد کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جائیں چنانچہ انہوں نے مزار کے قریب ہی سکونت اختیار کر لی مگر میٹھا پانی دور دور تک نہ ہونے کی وجہ سے ان سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر ایک دن ان سب نے سخت پیاس اور مایوسی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازیؒ کا واسطہ دے کر دعا مانگی اور پانی ملنے کی درخواست کی۔ اس رات کو حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازیؒ نے ان مریدین میں سے ایک بوڑھے شخص کو خواب میں مطلع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مشکل حل کر دی ہے اور تمہارے لئے پہاڑی کی تلی میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا ہے۔ مریدین فجر کی نماز کے بعد نیچے اترے تو دیکھا کہ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ ابل رہا ہے۔

عرس مبارک

حضرت سیدنا عبداللہ شاہ غازیؒ کا عرس مبارک ہر سال کراچی میں آپ کے مزار اقدس پر بمقام کلفٹن ۲۰، ۲۱، ۲۲ ذی الحج کو بڑی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ لاکھوں عقیدت مند کراچی، سندھ اور دوسرے علاقوں سے شریک ہونے کے لئے آتے ہیں۔ وعظ وتبلیغ کے علاوہ محفل سماع بھی منعقد ہوتی ہے۔ تصوف وسلوک سے وابستہ ہر طبقہ کے حضرات آپ کی ذات سے دلی وابستگی رکھتے ہیں۔ آپ کی ذات گرامی اس وقت سے سلوک و تصوف کے دریائے ناپید وکنار سے سیراب کر رہی ہے جب کہ سلوک وتصووف کے موجودہ خانوادے وجود میں بھی نہیں آئے تھے اور آج تک آپؒ کے مزار پر انوار سے ہر سالک و زائر مستفید ہو رہا ہے۔

* * *

جملہ حقوق بحق
محکمہ اوقاف سندھ محفوظ۔

ضلعی خطیب

مولانا ابوالسراج محمد طفیل ٹھیٹھوی

اوقاف ٹھٹھہ

……ناشر……

شعبہ تحقیق و اشاعت

محکمہ اوقاف حکومت سندھ

سال اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء

مرتب کردہ .... محکمہ اوقاف سندھ

درگاہ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کلفٹن کراچی

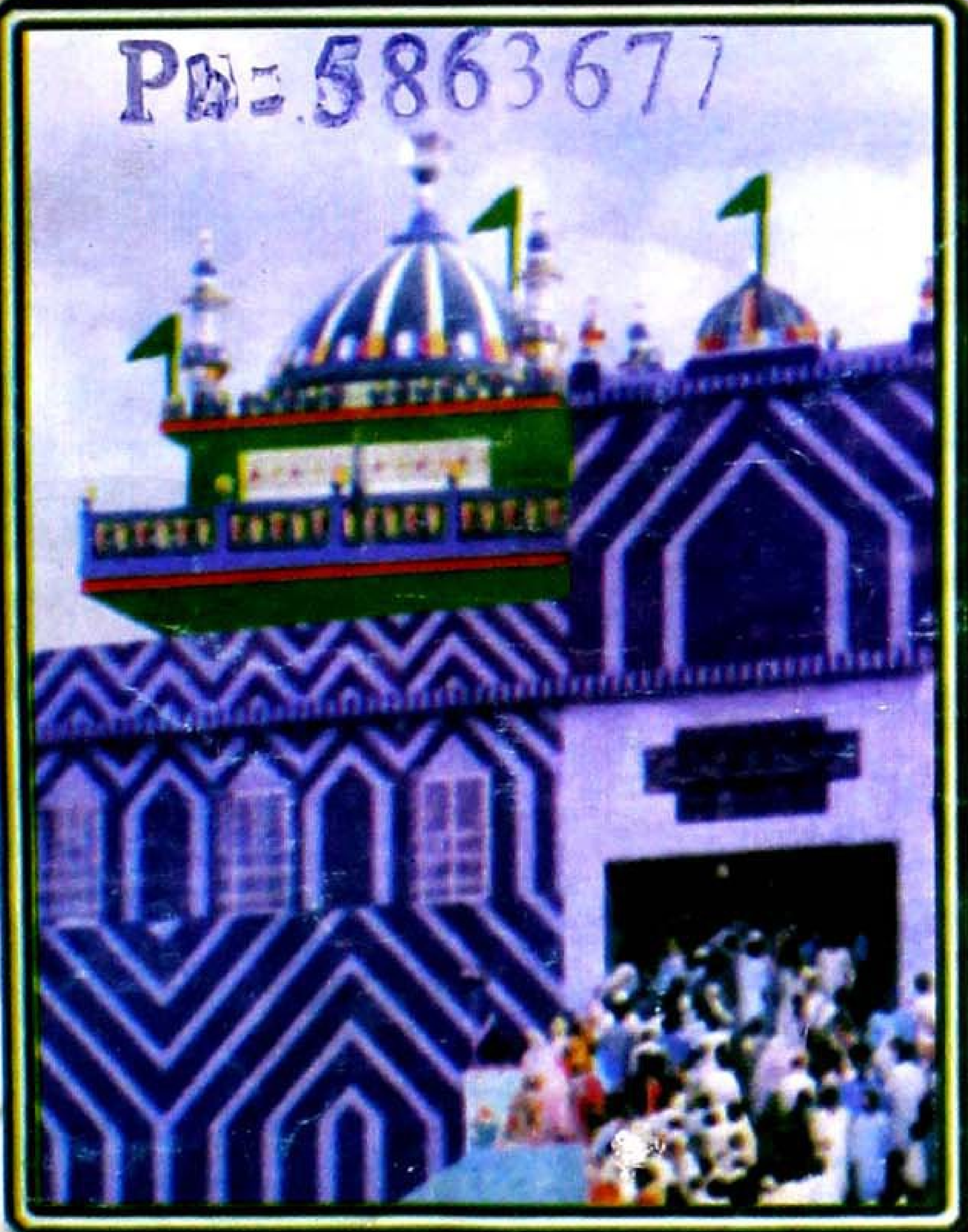

Ph:.5863677

غازی پرنٹرز
راجہ اینڈ کوثر بلڈنگ دکان نمبر 20 انڈر گراؤنڈ
نزد فریسکو سوئیٹس آرام باغ کراچی
فون نمبر : 0333-2146580
Designe by Naqqash Graphics

درگاہ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کلفٹن کراچی

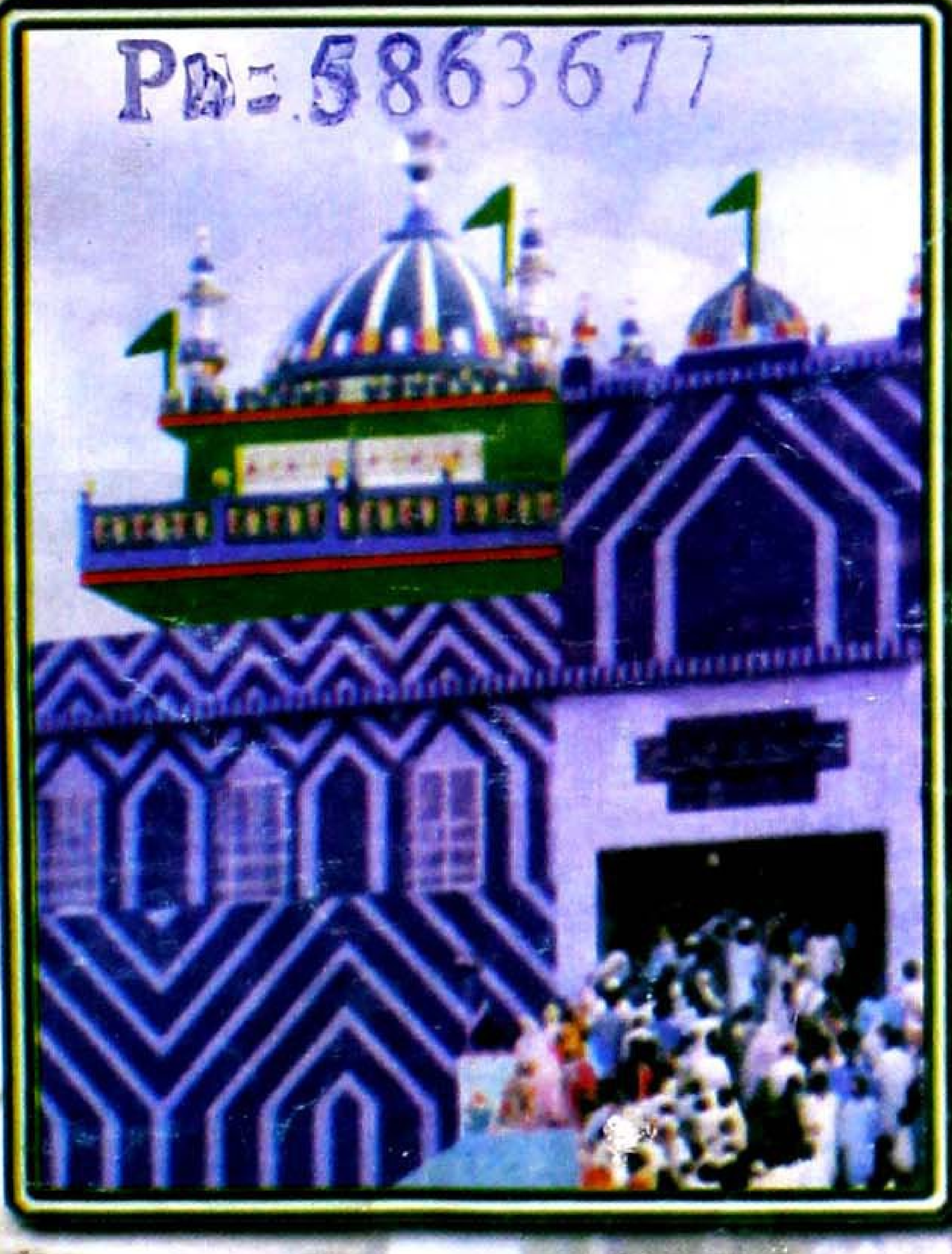

PH:5863677

غازی پرنٹرز

راجہ اینڈ کوثر بلڈنگ دکان نمبر 20 انڈر گراؤنڈ
نزد فریسکو سوئیٹس آرام باغ کراچی
فون نمبر : 0333-2146580

Designe by Naqqash Graphics